گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

ممتاز مسلم لیگی رہنما پیر پگاڑا کا انکشاف انگیز انٹرویو

تڑپ اٹھتا ہوں ذکر آشیاں سے
تمنا بھی بہت تھی آشیاں کی

جنگ: پیر صاحب! آپ متحدہ مسلم لیگ کے صدر رہے ہیں۔ اس حوالے سے گفتگو کا آغاز تحریک پاکستان سے کرتے ہیں۔

پیر پگاڑا: اس حوالے سے پہلے یہ واقعہ سن لیں۔ پاکستان بننے سے پہلے تین جگہ پر ہندو مسلم فسادات ہوئے ان میں سے ایک علی گڑھ میں ہوا۔ یہ ۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے۔ میں علی گڑھ کی نئی بستی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں علم ہوا کہ ایک سندھی قتل ہو گیا ہم وہاں چلے گئے کہ ہم سندھی کی لاش کو سنبھالیں۔ ہم نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ تو پتا چلا کہ یہاں پتھراؤ ہوا ہے۔ تھوڑی دیر میں ڈی سی صاحب اور ایس پی صاحب آ گئے۔ یہ ایس پی ٹیکسن صاحب تھے۔ ان کے بارے میں کسی نے بتایا۔ کہ وہ ایس پی ہیں جو انگلینڈ سے اپنے دوست کی بیوی ورغلا کر لائے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ اچھے خون والا بندہ ایسا کام نہیں کر سکتا۔ تو خیر ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ایس پی صاحب نے خود ہی توڑ پھوڑ شروع کر دی اور اسی دوران بازار میں آگ لگ گئی اور فساد شروع ہو گیا تو اس واقعہ کا تو میں خود عینی شاہد ہوں کہ کس طرح ایک انگریز نے ایک سندھی کی بازار میں لڑائی کو ہندو مسلم فساد بنا دیا۔ میں اس واقعہ کا عینی شاہد ہوں اور یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ فساد پاکستان کے لئے نہیں تھا۔ یہ تو کروایا گیا تھا۔

جنگ:۔ پیر صاحب! اس واقعہ سے تو یوں لگتا ہے۔ کہ جیسے سب کچھ انگریزوں نے کیا؟

پیر پگاڑا۔ دیکھو بھئی! اگر تو لوگوں کی خوش کرنا ہے تو اور بات ہے اور اگر سچ سننا ہے تو میری معلومات یہی ہیں کہ برطانوی حکومت ہندوستان میں ایک مسلم سٹیٹ بنانے کا فیصلہ بہت پہلے کر چکی تھی۔ یہ فیصلہ قرارداد پاکستان منظور ہونے سے پہلے ہو چکا تھا۔ ولی خان نے جب اس بارے میں بیان دیا۔ تو جنرل ضیاء الحق نے انہیں اس معاملہ پر گفتگو کی دعوت دی۔ ولی خان نے جواباً ایک فوٹو سٹیٹ کاپی انہیں بھیجی۔ جس میں واضح طور پر یہ لکھا تھا۔ کہ مسلم سٹیٹ بنانے کا فیصلہ 1940ء سے پہلے ہو چکا تھا۔ اس کے بعد ضیاء الحق خاموش ہو گئے۔ میں نے لندن جا کر تو تحقیقات نہیں کی۔ لیکن میری معلومات یہی ہیں۔

جنگ:۔ پیر صاحب! کیا آپ کو احساس ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں یعنی پاکستان انگریزوں نے بنایا تھا۔

پیر پگاڑا:۔ دیکھو بھئی! سچ سننا ہے تو وہ یہی ہے وگرنہ میں بھی آپ کو کوئی کہانی سنا دیتا ہوں۔

جنگ:۔ اس بات کا کوئی ثبوت ہے؟

پیر پگارڑا: برطانوی وزیراعظم چرچل کی پنجاب کے اس وقت کے وزیراعظم سر سکندر حیات سے قاہرہ میں ملاقات ہوئی۔ تو چرچل نے کہا۔ کہ مسلمانوں نے سلطنت برطانیہ کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ان کی بلڈمنی کے طور پر ایک ریاست دی جائے گی۔ میں نے یہ بات سکندر حیات کے بیٹے سردار شوکت حیات سے پوچھی تو انہوں نے تصدیق کی کہ چرچل نے سردار حیات سے یہ بات کی تھی۔

جنگ: پیر صاحب! آپ مسلم لیگ کے صدر رہے ہیں آپ بھی وہ بات کہہ رہے ہیں۔ جو قوم پرست کہتے ہیں۔

پیر پگارڑا: دیکھیں بھئی! سچ سے تکلیف تو ہوتی ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ جس طرح دیگر باثر لوگوں کو انگریز نے مسلم لیگ میں بھیجا تھا۔ علامہ اقبال بھی اس طرح مسلم لیگ میں آئے تھے۔ آپ یہ بتائیں کہ علامہ اقبال کس کے کہنے پر قائداعظم کے پاس گئے تھے۔ دیکھو بھئی! جتنے بھی باثر لوگ تھے۔ وہ انگریزوں کے کہنے پر مسلم لیگ میں آئے تھے۔

جنگ: تو کیا آپ دو قومی نظریئے سے انکار کرتے ہیں؟

پیر پگارڑا: دیکھو بھئی! ایک ہندو قوم تھی۔ جو گئو ماتا کو پوجتی تھی۔ دوسری قوم مسلمان تھی جو گئو ماتا کو کھاتی تھی۔ تو دونوں قومیں تو الگ تھیں۔ البتہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں۔ لبرل معاشرے کے قیام کے لئے بنا۔

جنگ: تو کیا پاکستان بنانے میں مسلم لیگ کا کردار نہیں تھا؟

پیر پگارڑا: مسلم لیگ باثر لوگوں کی جماعت تھی۔ یہ عوامی جماعت نہیں تھی۔ کہ جس کے ووٹر ہوں۔ باثر لوگوں کے ماننے والے اسے ووٹ دیتے تھے۔ مسلم لیگ اس وقت سے لے کر آج تک جماعت نہیں بن سکی۔ نہ یہ کبھی جماعت بن سکے گی۔ ملک میں اقتدار انگریز کے وفاداروں کے ہاتھ میں رہا، وہی پالیسی آج تک چل رہی ہے۔ کچھ بھی تبدیل نہیں ہوا۔ (روزنامہ "جنگ" سنڈے میگزین 16 جولائی 2000ء)

بخاری اکیڈمی کے سٹاک میں آنے والی نئی کتب

- حیات امیر شریعت نیا ایڈیشن جانباز مرزا ——— 150/=
- بخاری کی باتیں ——— سید امین گیلانی — 80/=
- قلمی چہرے ——— شورش کاشمیری — 225/=

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون 511961